کتاب الاستغفار

استغفار کا بیان

(۳۷۱) آپ ﷺ مسلمانوں کی طرف سے استغفار کیجئے

(۷۷۲) قال اللہ تعالیٰ ﴿ اِسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ (محمد: ۱۹) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ”اپنے گناہوں کی بخشش مانگو

وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ (سورة محمد: ۱۹)

کریں اور مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کے لئے بھی۔"

(۲۲۸) وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا﴾ (سورة النساء: ۱۰۶)

(۲۲۸) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو بے شک اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والے نہایت مہربانی کرنے والے ہیں۔"

(۲۲۹) وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا﴾ (سورة النصر: ۳)

(۲۲۹) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اپنے رب کی تسبیح و تحمید کیجئے اور اس سے مغفرت کی درخواست کیجئے وہ بڑا توبہ قبول کرنے والے ہیں۔"

(۲۳۰) وَقَالَ تَعَالَى: ﴿لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي﴾ إِلَى قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ﴾ (سورة آل عمران: ۱۵، ۱۷)

(۲۳۰) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "ایسے لوگ جو اللہ سے ڈرتے ہیں ان کے مالک کے پاس ان کے لئے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں ۔۔۔ آخر شب میں گناہوں کی معافی چاہنے والے ہیں۔"

(۲۳۱) وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَن يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُورًا رَّحِيمًا﴾ (سورة النساء: ۱۱۰)

(۲۳۱) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور جو شخص برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو بڑی مغفرت والا پائے گا۔"

(۲۳۲) وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾ (سورة الأنفال: ۳۳)

(۲۳۲) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے اللہ تعالیٰ ایسا نہ کریں گے کہ ان میں آپ کے ہوتے ہوئے ان کو عذاب دیں اور اللہ تعالیٰ ان کو عذاب نہ دیں گے جس حالت میں کہ وہ استغفار بھی کرتے رہتے ہیں۔

(۲۳۳) وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَن يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾ (سورة آل عمران: ۱۳۵)

(۲۳۳) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور جو لوگ ایسے ہیں کہ جب کوئی ایسا کام کر گزرتے ہیں جس میں زیادتی ہو یا اپنی ذات کا نقصان کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو یاد کر لیتے ہیں پھر گناہوں کی معافی چاہتے ہیں، واقعی اللہ تعالیٰ کے سوا اور ہے کون جو گناہوں کو بخشتا ہو اور وہ لوگ اپنے فعل پر جانتے ہوئے بھی اصرار نہیں کرتے ہیں۔"

(۱۸۷۹) وَعَنِ الْأَغَرِّ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي، وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ". رواه مسلم.

(۱۸۷۹) حضرت اغر مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے دل پر بھی پردہ سا آ جاتا ہے اور میں دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔ (مسلم)

(۱۸۸۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً". رواه البخاري.

(۱۸۸۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کرتا ہوں اور اللہ سے توبہ کرتا ہوں۔

(۱۸۸۱) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

(۱۸۸۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ آپ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِكُمْ، وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ، فَيَسْتَغْفِرُونَ اللّٰهَ تَعَالٰى، فَيَغْفِرُ لَهُمْ. رواه مسلم.

(١٨٧٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ "رَبِّ اغْفِرْ لِي، وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ". رواه أبوداود، والترمذي وقال: حديث صحيح.

(١٨٧٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ، جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ. رواه أبوداود.

(١٨٧٤) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ، غُفِرَتْ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ". رواه أبوداود والترمذي والحاكم، وقال: حديث صحيح على شرط البخاري.

(١٨٧٥) وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ: اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ. مَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا،

ﷺ نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں ختم کر کے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا جو گناہ کریں گے اور پھر اللہ سے استغفار کریں پس اللہ ان کو معاف فرمائے گا۔ (مسلم)

(١٨٧٢) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ہم آپ ﷺ کی ایک ایک مجلس میں سو مرتبہ استغفار شمار کر لیتے تھے ان الفاظ میں: اے اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رجوع فرما، بے شک تو بہت رجوع فرمانے والا نہایت مہربان ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی۔ امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

(١٨٧٣) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص استغفار کی پابندی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور ہر غم سے اسے نجات عطا کرتا ہے اور ایسی جگہ سے اس کو روزی دیتا ہے جہاں سے اس کو وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ (ابوداؤد)

(١٨٧٤) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو یہ کہے استغفر اللّٰہ الذی لا الٰہ الا اللّٰہ ھوالحی القیوم واتوب الیہ۔ کہ ”میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ اور نگران ہے اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں“ تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، اگرچہ اس نے جہاد سے بھاگنے کا جرم کیا ہو۔ (ابوداؤد، ترمذی، حاکم، امام حاکم نے کہا یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔)

(١٨٧٥) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سید الاستغفار یہ ہے کہ بندہ اس طرح کہے اللھم انت ربی لا الٰہ الا انت خلقتنی الخ ”اے اللہ تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں جہاں تک طاقت رکھتا ہوں تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں اور میں اپنے کئے ہوئے عمل کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، میں ان نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں جو تو نے مجھ پر کیں اور میں اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں پس تیرے علاوہ مجھے معاف

فمات من يومه قبل أن يمسي، فهو من أهل الجنة، ومن قالها من الليل وهو موقن بها، فمات قبل أن يصبح، فهو من أهل الجنة. رواه البخاري.

"أبوء" بباء مضمومة ثم واو وهمزة ممدودة ومعناه: أقر وأعترف.

کرنے والا کوئی نہیں۔ جو شخص ان کلمات استغفار کو دن میں دل کے یقین کے ساتھ پڑھے اور شام ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ جنتی ہے اور جو اسے یقین کے ساتھ رات کو پڑھے اور صبح ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ جنت میں جائے گا۔ (مسلم) ابوء (ب پر پیش، واؤ اور ہمزہ ممدودہ) اس کے معنی ہوتے ہیں کہ میں اقرار کرتا ہوں اور اعتراف کرتا ہوں۔

(۱۸۷۶) وعن ثوبان رضي الله تعالى عنه قال: كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم إذا انصرف من صلاته استغفر الله ثلاثا، وقال: "اللهم أنت السلام، ومنك السلام، تباركت يا ذا الجلال والإكرام" قيل للأوزاعي وهو أحد رواته: كيف الاستغفار؟ قال: يقول: أستغفر الله، أستغفر الله. رواه مسلم.

(۱۸۷۶) حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ استغفار فرماتے اور یہ دعا پڑھتے اللھم انت السلام الخ اے اللہ تو سلامتی دینے والا ہے اے عزت و جلالت کے مالک تو بڑی برکتوں والا ہے۔ امام اوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے جو اس حدیث کے راویوں میں سے ایک راوی ہیں ان سے دریافت کیا گیا تھا کہ آپ ﷺ استغفار کیسے فرماتے تھے؟ انہوں نے کہا آپ فرماتے تھے استغفر اللہ، استغفر اللہ (میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں)۔

(۱۸۷۷) وعن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت: كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يكثر أن يقول قبل موته: "سبحان الله وبحمده، أستغفر الله وأتوب إليه" متفق عليه.

(۱۸۷۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی وفات سے پہلے یہ کلمات بہت کثرت سے پڑھتے تھے سبحان اللہ وبحمدہ الخ اے اللہ! میں تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں تیری تعریف کے ساتھ، میں تجھ سے معافی کا طلبگار ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ (بخاری و مسلم)

(۱۸۷۸) وعن أنس رضي الله تعالى عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول: "قال الله تعالى: يا ابن آدم، إنك ما دعوتني ورجوتني غفرت لك على ما كان منك ولا أبالي، يا ابن آدم، لو بلغت ذنوبك عنان السماء ثم استغفرتني غفرت لك ولا أبالي، يا ابن آدم، إنك لو أتيتني بقراب الأرض خطايا ثم لقيتني لا تشرك بي شيئا لأتيتك بقرابها مغفرة". رواه الترمذي وقال: حديث حسن.

"عنان السماء" بفتح العين: قيل: هو

(۱۸۷۸) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابن آدم! جب تک تو مجھے پکارتا رہے گا اور مجھ سے امید وابستہ رکھے گا تو جس حالت پر بھی ہوگا میں تجھے معاف کرتا رہوں گا اور میں کوئی پرواہ نہیں کروں گا۔ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان تک بھی پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے معافی مانگے تو میں تجھے بخش دوں گا اور میں کوئی پرواہ نہیں کروں گا۔ اے ابن آدم! اگر تو میرے پاس زمین بھر گناہوں کے ساتھ آئے پھر تو مجھے اس حال میں ملے کہ تو نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو میں بھی اپنی مغفرت کے ساتھ ملوں گا جس سے زمین بھر جائے گی۔" (ترمذی) اور امام ترمذی نے فرمایا یہ روایت حسن ہے۔ العنان السماء میں عین پر زبر، بعض

السَّحَابُ. وَقِيلَ: هُوَ مَا عَنَّ لَكَ مِنْهَا، أَيْ ظَهَرَ، وَ «قُرَابُ الأَرْضِ» بِضَمِّ القَافِ، وَرُوِيَ بِكَسْرِهَا، وَالضَّمُّ أَشْهَرُ، وَهُوَ مَا يُقَارِبُ مِلأَهَا.

کے نزدیک اس کا معنی بادل کے ہیں اور بعض کے نزدیک جو چیز ظاہر ہو۔ قراب: قاف پر پیش ہے اور اس کے نیچے زیر بھی مروی ہے، تاہم پیش مشہور ہے اس کے معنی ہے جو زمین کے بھرنے کے بقدر ہو۔

(١٨٧٩) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، تَصَدَّقْنَ، وَأَكْثِرْنَ مِنَ الاسْتِغْفَارِ، فَإِنِّي رَأَيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ» قَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: مَا لَنَا أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: «تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ العَشِيرَ، مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَغْلَبَ لِذِي لُبٍّ مِنْكُنَّ» قَالَتْ: مَا نُقْصَانُ العَقْلِ وَالدِّينِ؟ قَالَ: «شَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ، وَتَمْكُثُ الأَيَّامَ لَا تُصَلِّي» رواه مسلم.

(١٨٧٩) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عورتوں کی جماعت صدقہ دیا کرو اور کثرت سے استغفار بھی کیا کرو، اس لئے کہ میں نے جہنم میں اکثریت عورتوں کی دیکھی ہے۔ تو ان میں سے ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ ہم عورتوں کے زیادہ جہنم میں جانے کا سبب کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لعن طعن زیادہ کرتی ہو اور اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہو، میں نے عقل اور دین میں ناقص ہونے کے باوجود تم عورتوں سے زیادہ عقل مند پر غالب آ جانے والا کوئی نہیں دیکھا۔ اس نے پوچھا ہمارے اندر عقل اور دین کی کیا کمی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا نقصان عقل تو یہ ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے اور نقصان دین یہ ہے کہ بعض ایام میں وہ نماز نہیں پڑھتیں اور رمضان کے روزے نہیں رکھتیں، یہ نقصان دین ہے۔

(٣٧٢) ان چیزوں کا بیان جو اللہ نے مومنوں کے لئے جنت میں تیار کی ہے

(٢٢٤) قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنّٰتٍ وَعُيُونٍ ۞ اُدْخُلُوهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِينَ ۞ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقٰبِلِينَ ۞ لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ﴾

(سورة الحجر: ٤٥-٤٨)

(٢٢٤) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "بے شک خدا سے ڈرنے والے باغوں اور چشموں میں ہوں گے (ان سے کہا جائے گا کہ) ان میں سلامتی اور اطمینان سے داخل ہو جاؤ اور ان کے دلوں میں جو کینہ ہوگا ہم وہ سب دور کر دیں گے کہ بھائی بھائی کی طرح رہیں گے تختوں پر آمنے سامنے بیٹھا کریں گے وہاں ان کو نہ کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔"

(٢٢٥) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ۞ اَلَّذِينَ اٰمَنُوا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ ۞ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ ۞ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِنْ ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ وَأَنْتُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ۞ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۞ لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا

(٢٢٥) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اے میرے بندو! تم پر آج کوئی خوف نہیں اور نہ تم غمگین ہو گے جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور فرمانبردار تھے تم اور تمہاری بیویاں عزت و احترام کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ ان کے پاس سونے کی رکابیوں اور گلاسوں کا دور چلے گا اور وہاں جو جی چاہے اور جو آنکھوں کو اچھا لگے موجود ہوگا اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے اور یہ جنت جس کے تم مالک بنا دیئے گئے ہو تمہارے اعمال کا صلہ ہے وہاں تمہارے لئے بہت سے میوے ہیں جن میں

تَأْكُلُونَ﴾ (سورۃ زخرف: ۶۸ تا ۷۳)

(۴۳۶) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ۝ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝ يَلْبَسُونَ مِن سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُّتَقَابِلِينَ ۝ كَذَٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ عِينٍ ۝ يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ۝ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝ فَضْلًا مِّن رَّبِّكَ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝﴾ (سورۃ دخان: ۵۱ تا ۵۷)

(۴۳۷) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۝ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ ۝ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ۝ يُسْقَوْنَ مِن رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ ۝ خِتَامُهُ مِسْكٌ وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ۝ وَمِزَاجُهُ مِن تَسْنِيمٍ ۝ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ۝﴾ (سورۃ التطفیف: ۲۲ تا ۲۸)

وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ.

(۱۸۸۰) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ، وَلَا يَتَغَوَّطُونَ، وَلَا يَمْتَخِطُونَ، وَلَا يَبُولُونَ، وَلٰكِنْ طَعَامُهُمْ ذٰلِكَ جُشَاءٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ، يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّكْبِيرَ كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفَسَ" رواه مسلم.

(۱۸۸۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، وَاقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾" متفق عليه.

سے محفوظ رہے ہو۔"

(۴۳۶) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "بے شک خدا سے ڈرنے والے امن کی جگہ میں ہوں گے۔ یعنی باغوں میں اور نہروں میں۔ وہ باریک اور دبیز ریشم کا لباس پہنے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ بات اسی طرح ہے اور ہم ان کا گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والیوں سے بیاہ کر دیں گے۔ وہاں اطمینان سے ہر قسم کے میوے منگاتے ہوں گے۔ وہاں وہ پہلی دفعہ کی موت کے سوا کسی موت کا مزہ نہیں چکھیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا لے گا۔ یہ سب تمہارے رب کے فضل سے ہوگا۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

(۴۳۷) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "بے شک نیک لوگ جنت کے آرام میں ہوں گے مسہریوں پر بیٹھے ہوں گے تو ان کے چہروں میں آسائش کی بشاشت پاؤ گے اور ان کو پینے کے لئے شراب خالص سربمہر جس پر مشک کی مہر ہوگی دی جائے گی اور حرص کرنے والوں کو ایسی چیز کی حرص کرنی چاہئے اور اس شراب کی آمیزش تسنیم کے پانی سے ہوگی۔ یعنی ایک ایسا چشمہ جس سے مقرب لوگ پانی پئیں گے۔

اور آیات اس کے بارے میں کثیر اور معروف ہیں۔

(۱۸۸۰) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنتی جنت میں کھائیں گے پئیں گے لیکن ان کو قضائے حاجت کی ضرورت نہیں ہوگی، نہ ناک سے رینٹ نکلے گی، نہ پیشاب کریں گے، وہاں ان کا کھانا ایک ڈکار ہوگا مشک کے پسینے کی طرح، ان کے اندر تسبیح و تکبیر کو اس طرح القاء کیا جائے گا جیسے سانس القاء کی جاتی ہے۔ (مسلم)

(۱۸۸۱) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کی ہیں جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنی ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال ہی گزرا ہے۔ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ الخ کہ کوئی نفس نہیں جانتا کہ ان کے عملوں کے بدلے میں ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا کیا سامان

(١٨٨٢) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَوَّلُ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً، لَا يَبُولُونَ، وَلَا يَتَغَوَّطُونَ، وَلَا يَتْفُلُونَ، وَلَا يَمْتَخِطُونَ، أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ عُودُ الطِّيبِ، أَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِينُ، عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ، سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ: "آنِيَتُهُمْ فِيهَا الذَّهَبُ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ، يُرَى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ، لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ، وَلَا تَبَاغُضَ، قُلُوبُهُمْ قَلْبُ وَاحِدٍ، يُسَبِّحُونَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا".

قَوْلُهُ: "عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ" رَوَاهُ بَعْضُهُمْ بِفَتْحِ الْخَاءِ وَإِسْكَانِ اللَّامِ، وَبَعْضُهُمْ بِضَمِّهِمَا وَكِلَاهُمَا صَحِيحٌ.

(١٨٨٣) وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "سَأَلَ مُوسَى صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ: مَا أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً؟ قَالَ: هُوَ رَجُلٌ يَجِيءُ بَعْدَمَا أُدْخِلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، فَيُقَالُ لَهُ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ. فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ كَيْفَ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ، وَأَخَذُوا أَخَذَاتِهِمْ؟ فَيُقَالُ لَهُ: أَتَرْضَى أَنْ يَكُونَ لَكَ مِثْلُ مُلْكِ مَلِكٍ مِنْ مُلُوكِ الدُّنْيَا؟ فَيَقُولُ: رَضِيتُ

چھپا رکھا ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۸۸۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے اس طرح روشن ہوں گے جیسے چودھویں رات کا چاند ہوتا ہے۔ پھر ان کے بعد داخل ہونے والوں کے چہرے آسمان پر سب سے زیادہ روشن ستارے کی طرح ہوں گے۔ وہ نہ پیشاب کریں گے اور نہ پاخانہ اور نہ تھوکیں گے اور نہ ناک سنکیں گے۔ ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی، ان کا پسینہ کستوری کی طرح خوشبودار ہوگا اور ان کی انگیٹھیوں میں خوشبودار لکڑی ہوگی، ان کی بیویاں موٹی موٹی آنکھوں والی ہوں گی۔ سب ایک ہی آدمی کی ساخت پر اپنے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوں گے، ساٹھ ہاتھ لمبے ہوں گے جیسے کہ حضرت آدم علیہ السلام کا قد تھا۔

بخاری اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ ان کے برتن سونے کے ہوں گے، ان کا پسینہ کستوری (خوشبودار) ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کے لئے دو بیویاں ہوں گی، ان کے حسن کی وجہ سے ان کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اندر سے نظر آئے گا۔ ان کے درمیان کوئی اختلاف نہ ہوگا نہ بغض و عداوت، ان کے دل ایسے ہوں گے جیسے ایک آدمی کا دل ہے، وہ صبح و شام اللہ کی تسبیح کریں گے۔

عَلٰی خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ ایک ہی آدمی کی ساخت پر۔ خاء پر زبر اور لام ساکن اور بعض نے خُلُق یعنی (خاء اور لام دونوں پر پیش) پڑھا ہے۔ یعنی ان سب کے اخلاق ایک آدمی کی طرح ہوں گے اور یہ دونوں صحیح ہیں۔

(۱۸۸۳) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا کہ جنتیوں میں سب سے کم تر درجے کا آدمی کیسا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا: وہ آدمی ہوگا جو تمام جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد آئے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جا۔ وہ کہے گا کہ اے میرے رب! میں کیسے داخل ہوں جب کہ لوگ اپنے درجات میں جا چکے ہیں اور وہاں قابض ہو چکے ہیں؟ تو اس کو کہا جائے گا کیا تو اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ تجھے دنیا کے بادشاہوں میں سے کسی ایک

رَبِّ، فَيَقُولُ: لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ، فَيَقُولُ فِي الْخَامِسَةِ: رَضِيتُ رَبِّ، فَيَقُولُ: هَذَا لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ، وَلَكَ مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ، وَلَذَّتْ عَيْنُكَ، فَيَقُولُ: رَضِيتُ رَبِّ، قَالَ: رَبِّ فَأَعْلَاهُمْ مَنْزِلَةً؟ قَالَ: أُولَئِكَ الَّذِينَ أَرَدْتُ، غَرَسْتُ كَرَامَتَهُمْ بِيَدِي، وَخَتَمْتُ عَلَيْهَا، فَلَمْ تَرَ عَيْنٌ، وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ، وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ". رواه مسلم.

بادشاہ کے مثل بادشاہی دے دی جائے؟ وہ کہے گا اے میرے رب! میں اس پر راضی ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیرے لئے وہ بادشاہی ہے اور اس کے مثل اور اس کے مثل اور اس کے مثل اور اس کے مثل۔ پس پانچویں مرتبہ میں وہ کہے گا اے میرے رب! میں راضی ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ تیرے لئے ہے اور اس کے مثل دس گنا اور تیرے لئے وہ بھی جس کو تیرا دل چاہے اور جس کو دیکھ کر تجھے لذت حاصل ہو۔ پس وہ کہے گا اے میرے رب! میں راضی ہو گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا جنتیوں میں سب سے اعلیٰ درجے والا کیسا ہو گا؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو میری مراد ہیں میں نے ان کی عزت کے درخت کو اپنے ہاتھ سے لگایا اور اس پر مہر لگا دی ہے پس اسے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، کسی کان نے نہیں سنا اور کسی انسان کے دل میں اس کا خیال نہیں گزرا۔ (مسلم)

(۱۸۸۳) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا، وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ، رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَأْتِيهَا، فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى، فَيَرْجِعُ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَأْتِيهَا، فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى، فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، وَجَدْتُهَا مَلْأَى، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا، أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا، فَيَقُولُ: أَتَسْخَرُ بِي، أَوْ تَضْحَكُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ" قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، فَكَانَ يَقُولُ: "ذَلِكَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً". متفق عليه.

(۱۸۸۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا یقیناً میں اس شخص کو جانتا ہوں جو جہنمیوں میں سے سب سے آخر میں جہنم سے نکلے گا اور جنتیوں میں سب سے آخر میں داخل ہو گا۔ یہ شخص سرین کے بل گھسٹتا ہوا جہنم سے نکلے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے۔

جا جنت میں داخل ہو جا۔ پس وہ جنت میں آئے گا تو اس کے دل میں یہ بات آئے گی کہ وہ تو بھری ہوئی ہے۔ پس وہ لوٹ کر واپس آ جائے گا اور کہے گا اے میرے رب! میں نے تو اسے بھرا ہوا پایا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا جا جنت میں داخل ہو جا۔ پس وہ جنت میں آئے گا تو اس کے دل میں یہ بات آئے گی کہ وہ تو بھری ہوئی ہے۔ پھر وہ لوٹ کر واپس آ جائے گا اور عرض کرے گا کہ اے رب! میں نے تو اسے بھرا ہوا دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا جا جنت میں داخل ہو جا تیرے لئے دنیا کے برابر اور اس سے دس گنا جنت کا حصہ ہے۔ پس وہ کہے گا کیا اے اللہ! تم میرے ساتھ مذاق کرتے ہو یا میرے ساتھ ہنسی کرتے ہو حالانکہ تو بادشاہ ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اس کے

اور انکشاف کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہو گئیں، پس آپ ﷺ فرماتے تھے یہ سب سے ادنیٰ درجے کا جنتی ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

(١٨٨٥) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ، طُولُهَا فِي السَّمَاءِ سِتُّونَ مِيلًا. لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا أَهْلُونَ، يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ، فَلَا يَرَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا". متفق عليه. "الْمِيلُ": سِتَّةُ آلَافِ ذِرَاعٍ.

(۱۸۸۵) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مومن کے لئے جنت میں ایک کھوکھلے موتی کا خیمہ ہوگا جس کی لمبائی بلندی میں ساٹھ میل ہوگی، اس میں مومن کے کئی گھر والے ہوں گے۔ مومن ان سب پر چکر لگائے گا لیکن وہ آپس میں ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں گے۔ (بخاری و مسلم)

المیل: میل چھ ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے۔

(١٨٨٦) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيعَ مِائَةَ سَنَةٍ مَا يَقْطَعُهَا". متفق عليه.

وَرَوَيَاهُ فِي "الصَّحِيحَيْنِ" أَيْضًا مِنْ رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: "يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ مَا يَقْطَعُهَا".

(۱۸۸۶) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ تیز چلنے والے گھوڑے کا سوار بھی اس کے نیچے سو سال چلے تب بھی اس کو طے نہ کر سکے گا۔ (بخاری و مسلم)

اور بخاری اور مسلم میں یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اس میں آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ ایک گھڑ سوار اس کے سائے میں سو سال بھی چلے تو اس کا سایہ ختم نہیں ہوگا۔

(١٨٨٧) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ" قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ؟ قَالَ: "بَلَى، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوا بِاللّٰهِ، وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ". متفق عليه.

(۱۸۸۷) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنتی اپنے سے اوپر بالاخانے والوں کو اس طرح دیکھیں گے جیسا کہ تم مشرق و مغرب کے کنارے میں چمکنے والے ستارے کو دیکھتے ہو گویا کہ اہل جنت کے درمیان درجات کا تفاضل اس طرح فضیلت کے لحاظ سے ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بلند مراتب تو انبیاء علیہم السلام ہی کو حاصل ہوں گے، دوسرے لوگ تو ان تک نہیں پہنچ سکیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیوں نہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ پر جو ایمان لائے اور پیغمبروں کی تصدیق کی (ان کو بھی یہ درجات حاصل ہوں گے۔) (بخاری و مسلم)

(١٨٨٨) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَقَابُ قَوْسٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبُ". متفق عليه.

(۱۸۸۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت میں ایک کمان کی مقدار جگہ اس تمام دنیا سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے یا غروب ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۸۸۹) وعن أنس رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال: "إن في الجنة سوقا يأتونها كل جمعة، فتهب ريح الشمال، فتحثو في وجوههم وثيابهم، فيزدادون حسنا وجمالا، فيرجعون إلى أهليهم، وقد ازدادوا حسنا وجمالا، فيقول لهم أهلوهم: والله لقد ازددتم حسنا وجمالا، فيقولون: وأنتم والله لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا". رواه مسلم.

(۱۸۸۹) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں ایک بازار ہوگا جس میں لوگ ہر جمعہ آیا کریں گے۔ پس وہاں شمال سے ہوا چلے گی جو ان کے چہروں اور کپڑوں کو خوشبو سے مہکا دے گی جس سے ان کے حسن اور جمال میں اور زیادہ اضافہ ہو جائے گا۔ پس جب وہ اپنے گھر والوں کی طرف واپس آئیں گے جب کہ ان کے حسن اور جمال میں اضافہ ہو چکا ہوگا تو ان سے ان کے گھر والے کہیں گے اللہ کی قسم تم تو پہلے سے زیادہ حسن و جمال میں بڑھ گئے ہو، تو وہ یہ کہیں گے اور تم بھی اللہ کی قسم ہمارے بعد حسن و جمال میں بڑھ گئے ہو۔ (مسلم)

(۱۸۹۰) وعن سهل بن سعد رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال: "إن أهل الجنة ليتراءون الغرف في الجنة كما تتراءون الكوكب في السماء". متفق عليه.

(۱۸۹۰) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جنتی جنت میں اپنے بالا خانوں کو اس طرح دیکھیں گے جیسے تم آسمان میں ستارے کو دیکھتے ہو۔ (بخاری و مسلم)

(۱۸۹۱) وعنه رضي الله تعالى عنه قال: شهدت مع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم مجلسا وصف فيه الجنة حتى انتهى، ثم قال في آخر حديثه: "فيها ما لا عين رأت، ولا أذن سمعت، ولا خطر على قلب بشر" ثم قرأ "تتجافى جنوبهم عن المضاجع" إلى قوله تعالى: "فلا تعلم نفس ما أخفي لهم من قرة أعين". رواه البخاري.

(۱۸۹۱) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی ایک ایسی مجلس میں حاضر تھا جس میں آپ نے جنت کا تذکرہ فرمایا یہاں تک کہ آپ ﷺ فارغ ہو گئے، پھر آپ نے اپنی گفتگو کے آخر میں فرمایا اس میں ایسی نعمتیں ہیں جو کسی آنکھ نے نہ دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا گزر ہوا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "تتجافى جنوبهم عن المضاجع" ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں (اللہ کے اس قول تک) "پس کوئی دل نہیں جانتا جو ان کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے۔" (بخاری)

(۱۸۹۲) وعن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه وأبي هريرة رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال: "إذا دخل أهل الجنة الجنة ينادي مناد: إن لكم أن تحيوا فلا تموتوا أبدا، وإن لكم أن تصحوا فلا تسقموا أبدا، وإن لكم أن تشبوا فلا تهرموا أبدا، وإن لكم أن تنعموا فلا تبأسوا أبدا". رواه مسلم.

(۱۸۹۲) حضرت ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا کہ تمہارے لئے یہ ہے کہ اب تم زندہ رہو گے تم پر کبھی موت نہ آئے گی، تم ہمیشہ صحت مند رہو گے کبھی بیمار نہیں ہو گے اور یہ کہ تم جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور یہ کہ تمہارے لئے راحت ہی راحت ہے تمہیں کبھی تکلیف نہیں آئے گی۔ (مسلم)

(۱۸۹۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ أَدْنَى مَقْعَدِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَنْ يَقُولَ لَهُ: تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى، وَ يَتَمَنَّى، فَيَقُولُ لَهُ: هَلْ تَمَنَّيْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيَقُولُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ، وَمِثْلَهُ مَعَهُ".

رواه مسلم.

(۱۸۹۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم سے ادنیٰ جنتی کا یہ مرتبہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا آرزو کر۔ پس وہ آرزو کرے گا، پھر آرزو کرے گا۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا تو نے اپنی ساری آرزوؤں کا اظہار کر دیا ہے؟ وہ کہے گا ہاں اے اللہ۔ تعالیٰ فرمائیں گے تیرے لئے جو کچھ تو نے آرزو کی ہے وہ بھی ہے اور اس کے ساتھ اس کے مثل اور بھی۔ (مسلم)

(۱۸۹۴) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُونَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبَّنَا، وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، فَيَقُولُ: أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُولُونَ: وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُولُ: أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي، فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا".

متفق عليه.

(۱۸۹۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ جنتیوں سے فرمائے گا اے جنتیو! وہ کہیں گے اے ہمارے رب! ہم حاضر ہیں، تمام خیر و سعادت تیرے ہاتھوں میں ہے۔ پس اللہ کہے گا کیا تم راضی ہو گئے؟ وہ کہیں گے اے ہمارے رب، ہم بھلا راضی کیوں نہ ہوں، جب کہ تو نے ہمیں ان نعمتوں سے نوازا ہے جو تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں تمہیں اس سے افضل چیز نہ دوں؟ تو وہ کہیں گے اس سے افضل کون سی چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تم پر اپنی رضامندی نازل کرتا ہوں اب اس کے بعد میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔ (بخاری و مسلم)

(۱۸۹۵) وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَقَالَ: "إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ، لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ". متفق عليه.

(۱۸۹۵) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا تم یقیناً اپنے رب کو عنقریب واضح طور پر ایسے ہی دیکھو گے جیسے تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو اس کے دیکھنے سے تمہیں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ (بخاری و مسلم)

(۱۸۹۶) وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: تُرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوهَنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ، وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ، فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ".

رواه مسلم.

(۱۸۹۶) حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم کسی اور چیز کی خواہش رکھتے ہو کہ میں تمہیں وہ عطا کروں؟ تو وہ کہیں گے کیا تو نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا؟ کیا تم نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور جہنم سے نجات نہیں دی؟ پس اللہ تعالیٰ پردہ ہٹا دے گا پس وہ کوئی چیز نہیں دیے گئے ہوں گے جو انہیں اپنے رب کے دیکھنے سے زیادہ محبوب ہو۔ (مسلم)

(١٨٩٨) قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُم بِإِيمَانِهِمْ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ دَعْوَاهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (سورة يونس: ٩، ١٠)

(۱۸۹۸) اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: اور بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے ان کا رب ان کو ان کے ایمان کے سبب ان کے مقصد تک پہنچا دے گا۔ ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی نعمتوں کے باغوں میں۔ ان کے منہ سے یہ بات نکلے گی کہ سبحان اللہ اور ان کا باہمی سلام یہ ہوگا السلام علیکم اور آخری بات یہ ہوگی الحمد للہ رب العالمین۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا، وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

ترجمہ: ”تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے اس کی ہدایت دی۔ اگر اللہ ہمیں اس کی ہدایت نہ دیتا تو ہم خود اس کو اختیار کرنے والے نہ ہوتے۔ اے اللہ اپنے بندے اور رسول نبی امی محمد ﷺ اور آپ کی آل، ازواج اور اولاد پر رحمت نازل فرما جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمت نازل فرمائی اور نبی امی محمد ﷺ اور آپ کی آل، ازواج اور اولاد پر برکت نازل فرما جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر جہانوں میں برکت نازل فرمائی۔ بے شک تو قابل تعریف اور بزرگی والا ہے۔“

قَالَ مُؤَلِّفُهُ يَحْيَى النَّوَوِيُّ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ: فَرَغْتُ مِنْهُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ رَابِعَ عَشَرَ رَمَضَانَ سَنَةَ سَبْعِينَ وَسِتِّ مِائَةٍ بِدِمَشْقَ.

”امام نووی رحمۃ اللہ علیہ (جو اس کتاب کے مؤلف ہیں) فرماتے ہیں کہ میں اس کتاب کی تصنیف سے بروز سوموار ۱۴ رمضان المبارک ۶۷۰ ہجری کو دمشق میں فارغ ہوا۔“

آج یہ ترجمہ تکمیل کو پہنچ رہا ہے جس کی ابتدا مدینۃ الرسول میں جناب حضرت مولانا مفتی عاشق الٰہی رحمہ اللہ تعالیٰ بلند شہری کے حکم سے ہوئی اور پھر حضرت بار بار اس کے ترجمہ کی تکمیل کا حکم فرماتے رہے اور فرماتے تھے میں ریاض الصالحین کا ترجمہ اور شرح لکھنے کا ارادہ کرتا رہا مگر اب تم کو حکم دیتا ہوں کہ اس کو جلد سے جلد تکمیل تک پہنچاؤ۔ مگر صد افسوس کہ اس کا ترجمہ و شرح کی تکمیل سے پہلے حضرت دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے۔ (آمین)

آج الحمد للہ ۸ ربیع الثانی ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۰ جون ۲۰۰۲ء بروز جمعرات ہوئی۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے قبول و منظور فرمائے اور مغفرت کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ.
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ.

بندہ محمد حسین صدیقی عفی عنہ

(استاذ الحدیث جامعہ [illegible] کراچی)